ترجمہ: ''اور قتل کرتے ہیں انبیاء کو ناحق اور قتل کرتے ہیں ان کو جو حکم کرتے ہیں انصاف کرنے کا لوگوں میں سے۔''

یعنی انہوں نے اپنے انبیاء کو قتل کیا اور جو ان کو اچھے کاموں کی طرف دعوت دیتے تھے ان کو قتل کیا۔ اور ہم ہر نماز میں اللہ سے یہ دعا مانگتے ہیں اور کہتے ہیں:

''اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ. غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآ لِّيْنَ.''(۸)

ترجمہ: ''بتلا ہم کو راہ سیدھی، راہ ان لوگوں کی جن پر تو نے فضل فرمایا، نہ ان لوگوں کی جن پر تیرا غصہ ہوا اور نہ ان لوگوں کی جو گمراہ ہوئے۔''

ہم انبیاء کا راستہ مانگتے ہیں اور مغضوب اور ضالین کی راہ (سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں، ان سے) ہم پناہ چاہتے ہیں۔ اِدھر ہمارا معاملہ یہ ہے کہ ہم ان کے راستے پر چل رہے ہیں، یہ کون سی عقل مندی کی بات ہے؟ ہمیں تو چاہیے تھا کہ ''قوت نیکی نداری بدمکن'' اگر اچھا کام نہیں کر سکتے تو برائی نہ کرو اور حدیث میں ہے، ان طلباء سے پوچھ لو اسی بخاری شریف میں ہے کہ ان طلباء کو ''ضیوف الاسلام'' کہا جاتا تھا یعنی اسلام کے مہمان، بھائی آپ کے گھر میں کوئی مہمان آجائے تو آپ کتنی عزت کرتے ہیں؟ اگر خدانخواستہ کوئی اس کی بے عزتی کرے، آپ اس کو اپنی بے عزتی سمجھتے ہیں کہ نہیں؟ تو یہ اللہ کے مہمان ہیں ان کو گالیاں دینا، برا بھلا کہنا اس کا انجام دیکھ لو پھر کیا ہوگا؟ اللہ کے مہمان، اسلام کے مہمان، اللہ کو اگر اپنے مہمانوں کی توہین کی بنا پر غصہ آگیا تو تمہارا کیا حشر ہوگا، خود سوچ لو!۔

اقوامِ متحدہ اور ہر ملک کے دستور میں لکھا ہوا ہے کہ ہر شخص کو تعلیم کا حق حاصل ہے اور پھر آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ ہر ملک کے طلباء چاہے دینی تعلیم ہو یا عصری تعلیم اس کے حصول کے لیے ایک دوسرے کے ملک میں آتے جاتے ہیں، ہمارے ہزاروں پاکستانی بچے انگلینڈ میں، امریکہ میں اور دوسرے مختلف ممالک میں پڑھ رہے ہیں، جاپان میں پڑھ رہے ہیں، پچھلے دنوں میرا وہاں جانا ہوا، وہاں ہمارے پاکستانی بچے پڑھ رہے ہیں، عرب پڑھ رہے ہیں، وہاں تعلیم ہر شخص کا حق ہے اور پھر آپ نے ان کو ویزے دیئے (N.O.C) اور اسٹڈی ویزے دیے ہیں، وہ بے چارے یہاں پڑھنے کے لیے آئے اور آپ کہتے ہیں فوراً نکلو، فوراً نکلو، یہ کیا تاثر لیں گے کہ ان کے ساتھ آپ کی دوستی ہے یا دشمنی ہے؟

آپ کے اسی ملک میں ہزاروں مسلمان اور غیر مسلم ملکوں کے طلباء اسکول، کالجوں میں پڑھتے ہیں اور آپ کی حکومت ان کو وظیفہ دیتی ہے، اسکالرشپ دیتی ہے، اگر آپ کو نکالنا ہے تو پھر سب کو نکالو، کیا وہ کوئی فرشتے ہیں اور یہ بے چارے مسکین تو آئے ہی پڑھنے کے لیے ہیں، جن کا سوائے پڑھنے کے اور کوئی کام نہیں۔

میں آپ کو ''الدین النصیحۃ'' خیر خواہی کے جذبے سے کہتا ہوں خدا کی قسم! اگر ان اللہ کے مہمانوں کی آہ لگ گئی تو تمہاری نسلیں تباہ ہو جائیں گی، تم خود بھی تباہ ہو گے اور تمہاری نسلیں بھی تباہ ہوں گی — بجائے اس کے کہ تم انہیں کچھ سہولتیں دیتے، الٹا انہیں بدنام اور دیس سے نکال رہے ہو؟ بے گناہ طلباء کو بدنام کرنا اور ان پر ظلم کرنا یہ کون سا کارنامہ ہے؟ ہاں کوئی بھی چاہے غیر ملکی ہے یا پاکستانی، اگر آپ اس کو کسی جرم میں پکڑتے ہیں آپ کے پاس ٹھوس اور سچے ثبوت ہیں، آپ اس کو سزا دیں بلکہ تم سے پہلے اسے ہم سزا دیں گے، لیکن جو بے چارے یہاں صرف پڑھتے ہیں اور پڑھ کر چلے جاتے ہیں انہوں نے کون سا جرم کیا؟ کیا دین سیکھنا جرم ہے؟۔

مدارس کی اصل اور بنیاد مسجد نبوی کا ''صفہ'' ہے:

اگر یہ علماء نہ ہوتے تو یہ پاکستان بھی نہ بنتا، استعمار کے آنے کے بعد اس پورے خطہ میں دین کو کس نے زندہ رکھا؟ انہیں علماء نے، انہیں مدرسوں نے، انہیں مساجد نے، مسجد ہمارا مرکز ہے، آپ صلی اللہ علیہ وَسلم مدینہ طیبہ تشریف لے آئے، یہی مسجد ہماری عبادت گاہ تھی، یہی ہماری یونی ورسٹی تھی، یہی ہمارا محکمہ تھا، اسلام ظاہری ٹیپ ٹاپ کو نہیں دیکھتا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وَسلم نے اس کا انتظام نہیں کیا کہ مدینے میں بڑی بڑی بلڈنگیں ہوں اور یونی ورسٹیاں ہوں، تب پڑھیں گے اور پڑھائیں گے، نہیں — بلکہ اسی مسجد سے دینی تعلیم کا سلسلہ شروع کر دیا، آج بھی ''صفہ'' کا چبوترہ اس مدرسہ کی یادگار موجود ہے، اللہ ہم سب کو لے جائے، اپنی آنکھوں سے دیکھو یہ وہ صفہ ہے جہاں مسلمان بچے قرآن پڑھتے تھے، دین سیکھتے تھے جن طلباء میں ایک ممتاز طالب علم حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ ہیں اور یہ خلفاء راشدینؓ اسی مدرسے کے شاگرد ہیں۔

زمانۂ نبوت سے اَعداءِ اِسلام کی طلباءِ دِین سے دُشمنی:

میں آپ کو بتاؤں اس وقت بھی دین کے دشمنوں نے ان کے خلاف پروپیگنڈہ کیا اور ان کو برا بھلا کہا قرآنِ کریم میں ہے، اس وقت کے منافقین اور دین دشمنوں نے کہا:

''لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ.''(۹)